بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

یَآأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا أَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ إِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِیْلاً (النساء۔۶۰)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے (بھی) بہت اچھا ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان عالمگیر کیلئے ایک کھلا چیلنج ۔۔۔ بغرض اِتمام حجت

جناب خالد واسطی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

عزیزم عبدالقدیر صاحب کے نام آپ اپنے ۳؍نومبر ۲۰۱۴ء کے خط میں لکھتے ہیں ۔۔۔ ’’فی الحال تعارف پر اصرار نہ کریں، ایک متلاشیٔ حق ’’قلمی دوست‘‘ سمجھ لیں۔‘‘

عزیز من۔ میری طرف سے بھی آپکے تعارف کیلئے بالکل کوئی اصرار نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے خاکسار آپکے فرمان کے مطابق آپ کو ایک متلاشی حق ہی سمجھتا ہے۔ اللہ کرے میری یہ حسن ظنی سچ ہی ثابت ہو۔ میں نے اپنے ۵؍دسمبر ۲۰۱۴ء کے خطبہ جمعہ میں آپکی خدمت میں ایک گذارش کی تھیں کہ خاکسار اور ناصر احمد سلطانی کے درمیان مباہلہ کا معاملہ تو صرف ایک ضمنی سی بات ہے۔ لیکن اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی ای میلز میں لکھا ہے تو پھر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آئیں اور کھلے ذہن کیساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اس انداز سے بات چیت کریں کہ جو حق اور سچ ثابت ہو جائے اُس کو قبول کر لیا جائے۔

واسطی صاحب۔ خطبہ جمعہ کے بعد اب تک خاکسار آپکی طرف سے کافی ای میلز موصول کر چکا ہے لیکن آپ نے میری مذکورہ بالا گذارش کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ آپکی ای میلز کے مطالعہ سے اب مجھے کچھ یقین سا ہونے لگا ہے کہ اگر خاکسار نعوذ باللہ کسی غلط فہمی میں مبتلاء ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ میری یہ غلط فہمی آپ ایسے صاحب علم احباب کے ہاتھوں ضرور دور ہو جائے گی۔ اگر خاکسار نے آپکی ای میلوں کے جوابات لکھنے شروع کر دیئے تو پھر آپ جواب الجوابات لکھتے جائیں گے۔ اور پھر میں جواب الجوابات کا جواب لکھوں گا۔ لیکن اس طریقہ کار سے نہ ہم دونوں کو اور نہ ہی باقی دنیا کو کوئی فائدہ پہنچے گا اور نہ ہمارے درمیان پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے بارے میں کوئی فیصلہ ہو پائے گا۔

آپ سے پہلے بھی بہت سارے قادیانی حضرات نے خاکسار کے دعویٰ کے سلسلہ میں بات چیت شروع کی تھی لیکن جب میں نے اُنکے آگے کوئی ایک آدھ سوال اُٹھایا تو اُنہوں نے فوراً معذرت کر کے سلسلہ گفتگو کو ختم کر دیا اور مجھے [جیسا کہ آپ خاکسار کے متعلق نعوذ باللہ گمراہی اور ذہنی مریض ہونے کا فتویٰ لگا رہے ہیں] نعوذ باللہ اِسی گمراہی میں چھوڑ دیا۔ مثلاً۔ جب خاکسار نے اپریل ۱۹۹۳ء کے شروع

میں اپنا دعویٰ جناب خلیفہ رابع صاحب کے آگے پیش کیا تو اُنہوں نے جرمنی کے اُس وقت کے مشنری انچارج اعلیٰ مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ خاکسار سے بات کر کے اُنہیں اِسکی رپورٹ دیں۔لیکن ہماری اِس باہمی گفتگو کا نتیجہ کیا نکلا؟؟ اسکی تفصیل جاننے کیلئے آپ خاکسار کے مضمون نمبر ۳۰ (سبز اشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ) کے صفحات ۲۵ تا ۲۷ پڑھ لیں۔

واسطی صاحب۔ واضح رہے کہ دو انسان خواہ بذریعہ ای میلز اور خواہ ایک جگہ بیٹھ کر ہی کسی اَمر متنازعہ پر اپنے اپنے رنگ میں دلائل دیتے رہیں تب بھی اُنکی تحریری یا زبانی بحثوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکے گا۔ آپ سے پہلے خاکسار انفرادی تحریری بحثوں کا کافی تجربہ کر چکا ہے لیکن یہ ساری بحثیں اب صرف خاکسار کی ویب سائٹ (alghulam.com) پر موجود ہیں۔ ہوسکتا ہے عام لوگوں کو اس تحریری بحث سے فائدہ ہو رہا ہو لیکن ہم بحث کرنے والے کسی نتیجہ پر پہنچ نہ سکے۔ خاکسار اور جماعت احمدیہ قادیان کے درمیان سب سے بڑا (main) اَمر متنازعہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت ہے۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام جسے مُلہم نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اگر یہ وجود یعنی مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے تو پھر یقیناً خاکسار کا دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں غلط فہمی پر مبنی ہوگا۔ لیکن اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں قطعی طور پر جھوٹا تھا یعنی اگر یہ جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر جماعت احمدیہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود زکی غلام (مصلح موعود) کوئی نہ کوئی وجود تو ہے۔ اور کوئی اور وجود ہونے میں (آپ یا جماعت احمدیہ قادیان کو پسند آئے یا نہ آئے) وہ عبد الغفار جنبہ بھی ہوسکتا ہے۔ انکشاف الٰہی کی روشنی میں خاکسار کہتا ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط اور ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔ وہ ہرگز مصلح موعود نہیں تھے۔ لیکن آپ اور جماعت احمدیہ قادیان اس پر بضد ہیں کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے اور اُنکا دعویٰ مصلح موعود ہی بالکل سچا تھا۔ جہاں تک خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کا تعلق ہے تو آپ نے ۲۸ ردسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے اُن پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنیوالے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائیں جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افتراء سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی موکدٌ بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اُسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔'' (تقریر فرمودہ ۲۸ ردسمبر ۱۹۴۴ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان ''الموعودؒ''۔ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۶۴۵)

جناب خالد واسطی صاحب۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد جہاں تک آسمانی نشانات کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں خاکسار تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے اجمالاً یہاں صرف دو آسمانی نشانوں کا ذکر کرتا ہے۔

(ا) خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے ٹھیک دس (۱۰) سال بعد اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم من اللہ کی جو سزا (سورۃ الحاقہ۔ ۴۵ تا ۴۸) مقرر فرمائی ہوئی ہے۔ اِسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/ مارچ ۱۹۵۴ء کو مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد محافظوں کے ہوتے ہوئے جناب خلیفہ ثانی صاحب کی شہ رگ قطع کردی تھی۔۔۔فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

(۲) خلیفہ ثانی صاحب کے بقول آپ کو اپنے خوش کن انجام کے سلسلہ میں ۱۹۴۲ء میں ایک الہام اس طرح ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِلہاماً فرمایا:۔ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتُ حَسَنٌ فِیْ وَقْتٍ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس اِلہام میں مجھے حسنؓ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔'' (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۱)

عزیز من۔ اولاً۔ آپ کا تفسیر کبیر لکھنے کا کام کلیتہً نامکمل رہا جو کہ آپکے کاموں کے پورا نہ ہونے پر ایک بیّن دلیل ہے۔ ثانیاً۔ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں پہلے اُن پر قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں اُنکی شہ رگ قطع ہوئی۔ بعدازاں وہ مفلوج ہوکر آہستہ آہستہ عبرت کا نشان بنتا چلا گیا۔ وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اَپاہج ہوکر کم وبیش دس سال بستر مرگ پر اِیڑیاں رگڑتا رہا۔ زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی اُمور سے عملاً لاتعلق ہو چکا تھا۔ اور یہ بیانات اور تأثرات میرے نہیں ہیں بلکہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(ا) ''مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی اِمداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔'' (الفضل ۱۲/ اپریل ۱۹۵۵)

(اا) ''۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگیا۔ دماغ کا عمل معطل ہوگیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔'' (الفضل ۲۶/ اپریل ۱۹۵۵)

(ااا) میں اِس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔'' (۲۶/ اپریل ۱۹۵۵ء)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خلیفہ ثانی کے اپنے اِلہام کے مطابق کیا آپکے کام پورے ہوئے اور کیا آپ کا انجام خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ (جو ہر بات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے) نے خلیفہ ثانی کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بدانجام سے دوچار کرکے کیا آپکے اِلہاموں کی حقیقت واضح نہیں کردی تھی؟ اور اس طرح جب خلیفہ ثانی کا اپنے انجام کے متعلق آپکا اپنا اِلہام نفسانی ثابت ہوگیا تو پھر آپکی خواب اور اس میں جو آپ کو اِلہام ہوا تھا اُس کا کیا اعتبار ہے؟؟ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

جناب خالد واسطی صاحب۔ آپ کو واضح رہے کہ ہم نے حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو بطور حکم وعدل تسلیم کیا ہوا ہے لہٰذا پیشگوئیوں کے ضمن میں اگر ہمارے سامنے حضورؑ کا کوئی نمونہ موجود ہو تو اگر ہم حضور علیہ السلام پر اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں تو ہمیں ہر حال

آپؐ کے نمونہ کی ہی پیروی کرنی ہوگی۔ ہمارے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے عالم اسلام میں پیشگوئی مسیح موعود کے حوالہ سے اپنا مقدمہ جس طرح لڑا تھا اُسکے موعود زکی غلام کو بھی اپنے آقا کی سنت اور طرز عمل کی پیروی کرتے ہوئے اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا مقدمہ اسی طرح لڑنا ہوگا۔ واضح رہے کہ حضرت بانئے جماعتؑ نے ایک صدی قبل اُمت محمدیہ میں اپنے مسیح موعود ہونے کا مقدمہ کس طرح لڑا تھا اور اس ضمن میں آپؑ کی سنت کیا تھی؟ اِسی ضمن میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ مورخہ ۲ ؍اکتوبر ۱۸۹۱ء کو اپنے ایک اِشتہار بعنوان ''ایک عاجز مسافر کا اِشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان اِنصاف شِعار و حضرات علمائے نامدار'' میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

''تیسری شرط یہ کہ بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔ اور کوئی شخص قرآن کریم اور کتب حدیث سے باہر نہ جائے۔ مگر صحیحین کو تمام کتب حدیث پر مقدم رکھا جائے اور بخاری کو مسلم پر کیونکہ وہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مسیح ابن مریم کی حیات طریقہ مذکورۂ بالا سے جو واقعات صحیحہ کے معلوم کرنے کیلئے خیر الطرق ہے، ثابت ہو جائے تو میں اپنے الہام سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی اِلہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ پس کچھ ضرور نہیں کہ میرے مسیح موعود ہونے میں الگ بحث کی جائے۔ بلکہ میں حلفاً اِقرار کرتا ہوں کہ اگر میں ایسی بحث میں وفات عیسیٰ میں غلطی پر نکلا تو دوسرا دعویٰ خود چھوڑ دوں گا۔ اور اِن تمام نشانوں کی پروا نہیں کروں گا جو میرے اس دعوے کے مصدق ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم سے کوئی حجت بڑھ کر نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶)

جناب واسطی صاحب۔ ہم سب احمدی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو حکم و عدل مانتے ہیں۔ جب پیشگوئی مسیح موعود کے سلسلہ میں ہمارے سامنے ہمارے آقا کا ایک نمونہ اور سنت موجود ہے تو پھر ہمیں پیشگوئی مصلح موعود کے معاملہ میں بھی آپکے نمونہ اور آپکی سنت کی پیروی کرنی ہوگی اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ (قادیانی گروپ) میں خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود پہلے سے موجود ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب کے دعوے کو نہ صرف سچا تسلیم کر لیا گیا ہے بلکہ اس دعوے کو احمدیوں کے دل و دماغ میں بٹھانے کیلئے اِکہتّر (۷۱) دفعہ یوم مصلح موعود بھی منا لیے گئے ہیں۔ اگر افراد جماعت نے خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو تسلیم کیا ہے تو ظاہر ہے اُنکے پاس اس دعویٰ کے سچا ہونے کی کوئی دلیل بھی ہوگی۔ لہٰذا پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں ضروری ہے کہ جو دعویٰ پہلے ہو چکا ہے اُس پر پہلے غور و فکر کیا جائے یہ دیکھنے کیلئے کہ آیا وہ دعویٰ سچا تھا یا کہ کسی غلط فہمی پر مبنی تھا؟ اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قرآن کریم کی روشنی میں سچا ثابت ہو جاتا ہے تو پھر اسکے بعد کسی دوسرے مدعی کا دعویٰ خود بخود باطل ہو جائے گا اور اُسکے دعویٰ کے بارے میں الگ سے بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ خاکسار اپنے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی پیروی میں حلفاً یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر آپ یا علمائے جماعت احمدیہ قادیان، قرآن مجید اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے اِلہامات کی روشنی میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کو اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود (زکی غلام مسیح الزماں) کے دائرہ بشارت (دعویٰ مصلح موعود کے سچا ہونے کی دلیل کو فی الحال چھوڑتا ہوں) میں آنا ثابت کر دیں گے تو یہ عاجز حضور علیہ السلام کی طرح اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے کے دعویٰ [جس کا میں ایک قطعی، علمی اور اِلہامی

ثبوت رکھتا ہوں] سے دستبردار ہو جائے گا۔۔۔ ے لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(1) آپ مورخہ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۴ء کی اپنی ای میل میں لکھتے ہیں۔۔۔’’میں خدائے وحدہ لاشریک کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر خلیفہ ثانی اپنے دعویٰء مصلح موعود میں جھوٹے ہیں تو جنابِ عبدالغفار جنبہ صاحب بدرجہ ءاتم جھوٹے ہیں اور اگر جنبہ صاحب دعویٰء مصلح موعود میں سچے ہیں تو بخدا خلیفہ ثانی بدرجہ ءاتم سچے ہیں۔ یہ ہے میری ذہنی ساخت اور طرزِ فکر۔ اگر جنبہ صاحب کو اپنی جہالت پر ناز ہے تو مجھے بھی اپنے عقلی اور منطقی اندازِ فکر پر فخر کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔‘‘

خالد واسطی صاحب۔ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دو وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کی بشارات دی گئیں تھیں۔ اِن دونوں وجودوں میں سے صرف ایک وجود یعنی زکی غلام کو ملہم نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ یہ دونوں وجود مصلح موعود نہیں ہیں۔

(ا) واسطی صاحب۔ آپ نے خدائے وحدہ لاشریک کی قسم اٹھا کر کہا ہے کہ اگر خلیفہ ثانی اپنے دعویٰء مصلح موعود میں جھوٹے ہیں تو جنابِ عبدالغفار جنبہ صاحب بدرجہ ءاتم جھوٹے ہیں۔ واضح رہے کہ اگر جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود آپکے بقول جھوٹا ہے تو پھر خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے سلسلہ میں دو امکانات ہیں۔ وہ یہ کہ میں اپنے دعویٰ میں سچا بھی ہو سکتا ہوں اور نعوذ باللہ غلطی خوردہ بھی۔ خاکسار چونکہ اپنے دعویٰ میں قطعی طور پر سچا ہے لہٰذا جس بالا ہستی نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میری طرف سے انشاءاللہ تعالیٰ وہی آپکے حلفیہ بیان کے سلسلہ میں اب آپ سے نپٹے گا۔

(۲) آپ نے خدائے وحدہ لاشریک کی قسم اٹھا کر کہا ہے کہ اگر جنبہ صاحب دعویٰء مصلح موعود میں سچے ہیں تو بخدا خلیفہ ثانی بدرجہ ءاتم سچے ہیں۔ واسطی صاحب۔ اگر خاکسار اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو پھر جناب خلیفہ ثانی صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں کبھی بھی سچے نہیں ہو سکتے کیونکہ ملہم کو بشارت دیئے گئے دونوں وجود مصلح موعود نہیں تھے بلکہ اِن میں سے ایک ہی موعود مصلح ہے۔

(2) جناب خلیفہ ثانی صاحب بمقام لاہور ۱۲؍مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی و غیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک اِنسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اِسلام مغلوب ہو گیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے اِنکار کرنیوالے غالب آ گئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہو گا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر اُسے قبول نہ کیا۔‘‘ (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۳)

جناب واسطی صاحب۔ اولاً۔ اس وقت نہ صرف دین اسلام مغلوب ہے بلکہ اب سے پہلے دین اسلام کی اسی قسم کی کس مپرسی کی حالت کبھی

نہیں ہوئی تھی؟ ثانیاً۔خاکسار نے اپنی کتاب غلام مسیح الزماں اوراپنے دیگر مضامین میں قطعی دلائل کیساتھ یہ ثابت کردیا ہے کہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد موعودز کی غلام(مصلح موعود)نہیں تھے۔اُن کا دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔واسطی صاحب۔میں آپ کو اپنے اس چیلنج کے ذریعہ میدان میں بلا رہا ہوں کہ آپ اور قادیانی جماعت جناب خلیفہ ثانی صاحب کے ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء کے بیان کی لاج رکھتے ہوئے اور اِسے سچا ثابت کرنے کیلئے میرے مدمقابل میدان میں آکر خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرکے دنیا کو بتائیں کہ وہ مفتری نہیں تھے۔اگر آپ نے آئیں بائیں شائیں کی اور خاکسار کے اس چیلنج کو قبول نہ کیا تو پھر دنیا جان لے گی کہ خاکسار اور جناب خلیفہ ثانی کے درمیان مفتری کون تھا؟؟ ہم دونوں میں سے جو مفتری ثابت ہوجاتا ہے۔یقیناً وہی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کا مخالف اورآپکے مشن کی جڑیں کاٹنے والا بھی ہوگا۔ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

(3)خاکسار نے اپنے دعویٰ کے حوالہ سے جماعت احمدیہ قادیان کے رویے کو''زمین جنبد نہ جنبد گل محمد'' کیساتھ تشبیہ دی ہے۔لیکن آپ اس حقیقت کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں بلکہ اُلٹا آپ خاکسار کو اس محاورے کا مصداق قرار دے رہے ہیں۔اب خاکسار کے اس کھلے چیلنج کے بعد قارئین کرام خودبخود فیصلہ کرلیں گے کہ ہم دونوں جماعتوں میں سے کونسی جماعت کا طرز عمل مذکورہ بالا محاورہ کے مطابق ہے؟؟

جناب خالد واسطی صاحب۔خاکسار(۱)پیشگوئی مصلح موعود(۲)قدرت ثانیہ کی حقیقت(۳)خلافت کی حقیقت(۴)آنحضرت ﷺ کی ثُمَّ سَکَتَ سے کیا مراد تھی؟ کے چار موضوعات پر علمی گفتگو(علمی مجادلہ) کیلئے آپ کو،جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور آپکے علماء کو ایک کھلا چیلنج دیتا ہے۔ہماری یہ علمی بحث(debate)اِن قواعد وضوابط کے مطابق ہوگی۔

(۱)یہ علمی بحث ومباحثہ بند کمرے(indoor)میں نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک کھلا(open)بحث ومباحثہ ہوگا اور عام لوگوں(احمدیوں اور غیر احمدیوں)کو اس علمی بحث ومباحثہ کے سننے کا حق ہوگا۔(۲)اس علمی بحث ومباحثہ کو برائے راست ایم ٹی اے پر دکھایا جائے گا۔

(۳)کامل فتح اور شکست تک یہ بحث ومباحثہ جاری رہے گا اور جو فریق بھی درمیان میں بھاگے گا۔اُس کا بھاگنا اُسکی شکست تصور ہوگا۔

(۴)دونوں فریقوں کی باہمی مشاورت اور رضامندی سے ایک متفقہ جیوری(jury)کو تشکیل دیا جائے گا جو پانچ یا سات منصفین(judges)پر مشتمل ہوگی۔(جیوری کے ممبران میں سے ایک ایک یا دو دو ممبران جماعت احمدیہ قادیان اور اصلاح پسند کے ہونگے اور ایک ایک ممبر انجمن اشاعت اسلام لاہور،اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع میں سے ہوگا۔منصفین نہ صرف دیانتدار اور متقی ہونگے بلکہ وہ اپنی غیر جانبدار پوزیشن کے اِثبات کیلئے قرآن کریم پر حلف اُٹھا کر انصاف کی کرسی پر بیٹھیں گے)

(۵)جیوری کے فیصلے کے مطابق جو فریق مذکورہ موضوعات میں شکست کھا گیا تو اُسکی یہ شکست اُسکی جماعت کی شکست ہوگی۔

جناب خالد واسطی صاحب۔ہم دونوں جماعتوں(جماعت احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند)سے تعلق رکھنے والے نمائندے ایک جیوری کے آگے فقط اپنے اپنے دعاوی کے اِثبات کیلئے دلائل پیش کرینگے۔ہم دونوں جماعتوں نے کوئی فیصلہ نہیں کرنا۔فیصلہ صرف ایک غیر جانبدار جیوری کے منصفین کریں گے۔اگر جماعت احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے درمیان گفتگو(debate)

سننے کے بعد ایک جیوری (جو کہ دیانتدار اور متقی منصفین پر مشتمل ہو) پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں یہ فیصلہ صادر کردے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا ز کی غلام (مصلح موعود) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں تو پھر خاکسار اور میری جماعت احمدیہ اصلاح پسند جیوری کے اس فیصلے کو تسلیم کرلے گی۔ اسکے بعد میں اور میری جماعت یقیناً آپکے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ قادیان میں دوبارہ شامل ہوجائیں گے۔ اور پھر اس کیساتھ ہی آپ جو سوالات مباہلہ اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے مستقبل کے بارے میں اُٹھا رہے ہیں۔ اِنکے جوابات لینے کی بھی آپ کو ضرورت ہی نہیں رہے گی کیونکہ ۔۔۔ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔

جناب واسطی صاحب۔لیکن اگر ہماری بحث سننے کے بعد جیوری کے معزز ارکان نے یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے تھے لہٰذا اُنکا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط تھا ۔تو پھر چونکہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام بھی سچے تھے اور آپؑ پر نازل ہونے والی الہامی پیشگوئی مصلح موعود بھی قطعی طور پر سچی ہے لہٰذا اس الہامی پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ میں کسی نہ کسی ایسے شخص نے ضرور پیدا ہونا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نشان رحمت بناتے ہوئے موعود ز کی غلام کی بشارت کا مصداق بنانا ہے۔ اور اس طرح ہوسکتا ہے احمدی ہونے کے ناطے یہ موعود ز کی غلام ہونے کا قرعہٗ فال خاکسار کے نام نکل آیا ہو۔ اگر ہماری بحث و مباحثہ میں جیوری ایسا فیصلہ کردیتی ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے موعود ز کی غلام نہ تھے اور نہ ہی ہوسکتے ہیں تو پھر خاکسار کا دعویٰ موعود ز کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) جماعت احمدیہ کیلئے خود بخود قابل غور بن جائے گا۔ ایسی صورحال میں آپ یعنی جماعت احمدیہ قادیان کو خاکسار کے دعویٰ کے سلسلہ میں سوالات کرنے کا حق ہوگا اور مجھ پر فرض ہوگا کہ میں آپکے سوالوں کا جواب دوں۔

اسی بحث کے دوران آپ نے سلطانی اور خاکسار کے مباہلہ اور اسی طرح جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے مستقبل کے بارے میں جو سوالات اُٹھائے ہیں۔ خاکسار اِنکے بھی آپ کو جواب دے گا۔ اگر اس قسم کے بحث و مباحثہ کا انعقاد ہوتا ہے تو پھر خاکسار تو بنفس نفیس بحث و مباحثہ میں موجود ہوگا۔ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اگر جناب مرزا مسرور احمد صاحب حصہ لینا چاہیں تو بڑی خوشی کی بات ہو گی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے وہ بحث و مباحثہ میں شامل نہ ہونا چاہیں تو پھر وہ اپنی نمائندگی میں علماء کی ایک ٹیم کو یہ ذمہ داری سونپ سکتے ہیں۔ اور واسطی صاحب خاکسار کو بہت خوشی ہوگی اگر خلیفہ صاحب کی نامزد کردہ ٹیم میں آپ بھی شامل ہوئے۔ لہٰذا خاکسار بصد ادب و احترام آپکی خدمت میں علمی مناظرہ سے متعلقہ اپنا یہ کھلا چیلنج آپکی طرف بھیج رہا ہے۔ اُمید ہے آپ میرے اس کھلے مناظرہ کے چیلنج کو قبول کر کے خاکسار اور عزیزم عبدالقدیر صاحب اور ہماری جماعت احمدیہ اصلاح پسند کو مایوس نہیں کریں گے۔ اور آپکے پاس جو علم قرآن ہے آپ ہمیں اُس سے ضرور سیراب کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الشعراء میں فرماتا ہے۔ فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ٥ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ ٥ (الشعراء۔۴۶،

۴۷) تب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ اس جھوٹ کو نگلنے لگا جو اُنہوں نے گھڑا تھا۔ پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گرا دیئے گئے۔
واسطی صاحب۔ خاکسار پیشگوئی مصلح موعود کے تنازعہ کے سلسلہ میں آپ اور آپکی جماعت احمدیہ قادیان کیساتھ یہ علمی بحث ومباحثہ کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ پر کرنے کیلئے تیار ہے۔ کیا آپ اور آپکا خلیفہ صاحب اور آپکے علمائے جماعت خاکسار کیساتھ اس علمی گفتگو کیلئے تیار ہیں؟ اگر آپ تیار ہیں تو میں آپکی طرف سے ہاں کا منتظر ہوں۔ خاکسار کے اس کھلے چیلنج کے بعد اگر آپ امر متنازعہ کے فیصلہ کیلئے میدان میں نہ آئے تو پھر جناب واسطی صاحب کیا یہ آپکی شکست فاش نہیں ہوگی اور کیا جناب خلیفہ رابع صاحب کے اس شعر کا مضمون پورا نہیں ہوجائے گا؟؟ ؎ یہ دُعا ہی کا تھا، معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدہا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
واسطی صاحب۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ آپ اور آپکی جماعت احمدیہ قادیان پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خاکسار کیساتھ گفتگو کرنے کیلئے کبھی میدان میں نہیں آئیں گے کیونکہ آپ سب کو جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کی حقیقت کا اِدراک ہو چکا ہے۔ آپ بذریعہ ای میلز صرف کاغذی گھوڑے ہی دوڑاتے رہیں گے۔ میدان میں آنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ لیکن اگر آپ اور جماعت احمدیہ قادیان خاکسار کا یہ چیلنج قبول کرکے میدان میں آتے ہیں تو یہ مذہبی دنیا میں ایک بڑا خوش کن اور خوشگوار واقعہ ہوگا۔ خاکسار اپنے مضمون کو حضورؑ کے اِن الفاظ پر ختم کرتا ہے۔۔۔
''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھا دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کردیگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔۔۔۔ سواے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔'' (تذکرہ صفحہ ۵۱۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ (اعراف۔۹۰)

اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کیساتھ فیصلہ کردے اور تو

فیصلہ کرنیوالوں میں سب سے بہتر ہے۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۲ /دسمبر ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆